

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE
www.safareadab.com

منابر افضال

ماہِ نور

ماہِ نُور



از قلم مناہل افضال

All Rights Reserved

Copyright: Manahil Afzaal (Author)

Published by: Safar-e-Adab

Published On: safareadab.com

To get published with us, contact us via email or website:

safareadab.com

safareadab@gmail.com

khanumaira@safareadab.com

adab@safareadab.com

Note: We don't charge anything to publish online. If anyone charges any kind of fee in order to publish your write-ups in the name of Safar-e-Adab, please don't try to go ahead with them and immediately report them using the contact us button on our website. Thank you

ضروری بات

ماہِ نُور کے تمام جملہ حقوق لکھاری "مناہل افضال" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹفارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہوگی۔ بغیر اجازت کہانی کا استعمال کرنے والوں پر سخت کارروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔



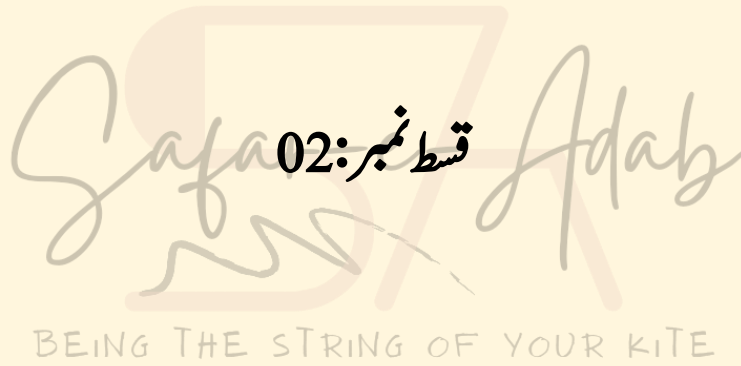
خلاصہ

زندگی بعض اوقات انسان کے لیے کونکوں پر چلنے کے مترادف ہوتی ہے زندگی فیری ٹیلز کی کوئی کہانی نہیں جس کے اختتام پر کوئی شہزادہ آکر شہزادی کو بچالیکا یہ اصل زندگی ہے جس میں ہر انسان کو بقا کی جنگ خد لڑنی ہوتی ہے۔۔۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

انتساب

یہ کہانی میری پہلی کہانی جس کا ہر لفظ اللہ تعالیٰ کے نام میں اس قابل نہیں تھی اگر اللہ تعالیٰ مجھ میں لکھنے کی صلاحیت نہ ڈالتے۔۔۔ یہ کہانی میرے استاد میرے کچھ دوست جنہوں نے اپنا وقت نکال کر مجھے دیا۔۔۔
میرے استاد سر دانیال میرے دوست دانیال بھائی عبدالرحمن اور سمیرا۔۔۔
BEING THE STRING OF YOUR KITE



گیارہ سال پہلے :

"ماہ تم نہیں گئیں بی جان اور حسن کے ساتھ؟"

شہد رنگ بالوں کو پونی ٹیل میں قید کیے وہ مسلسل اپنی نوٹ بک پر جھکی ہوئی تھی۔

حنان کی آواز کو باقاعدہ نظر انداز کیا تھا۔

جس پر حنان کو تعجب ہوا تھا۔

کرسی کھینچ کر وہ بالکل اسکے سامنے بیٹھ چکا تھا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

خود کو ہنوز لاپرواہ ظاہر کرتے ہوئے وہ اپنے کام میں مصروف رہی تھی۔

جو دھوپ ماہِ نور کے چہرے پر پڑھ رہی تھی اس طرف اب حنان کی پشت تھی۔

یہ نہ محسوس انداز میں اسکے سرخ پڑتے چہرے کو دھوپ سے بچانے کی کوشش تھی۔

بیٹھتے ساتھ ہی وہ اپنی دوست کے چہرے کا جائزہ لے رہا تھا۔

وہ اس سے چھ سال چھوٹی تھی، مگر اسکا سینس آف ہیومر، اور اسکی باتیں اسے اپنی عمر کے بچوں سے منفرد بناتی تھیں۔

* * *

"گر لزلہ جگ میر حنان سکندر کی اکلوتی بیسٹ فرینڈ، ماہِ نور حیدر سلطان سنہری آنکھوں والی ماہ"

"اہم ہم کیا تم مجھ سے ناراض ہو؟"

ٹیبل پر جھکتے ہوئے مخاطب کرنے کی ایک اور کوشش کی تھی۔

Safar-e-Adab

نہیں۔۔

ہنوز ٹیبل پر جھکے جھکے ایک لفظی جواب آیا تھا۔

BEING THE STRING OF YOUR LIFE

جو کہ محترمہ کی ناراضگی کی واضح نشانی تھی۔۔

حنان زیر لب مسکرایا تھا۔

(سبز آنکھوں والا ہینڈ سم ہنک)

ادھر دیکھو پھر۔۔

ایک گھری سانس بھرتے ہوئے ناچاہتے ہوئے بھی اس بار اس نے چہرہ اٹھایا تھا۔۔

اور میر حنّان سکندر ساکت ہوا تھا۔۔

آنسو ضبط کرنے کی جدوجہد میں سنہری آنکھیں لال ہو رہی تھیں۔۔

..(چند سیکنڈز کے لیے سبز آنکھیں سنہری آنکھوں سے ملی تھیں)

ماہِ نور؟
تم؟ تم رورہی ہو؟؟
لحجے میں دنیا جہاں کی فکر تھی۔۔
BEING THE STRING OF YOUR KITE

گٹھنوں کے بل اسکے سامنے بیٹھا پوچھ رہا تھا۔۔

نہیں میں بھلا کیوں رونے لگی؟؟

چہرہ اچھیر کر جواب دیا تھا۔۔

(You cannot hide your feelings in front of me)!!...

اسکا چہرہ واپس اپنے سامنے کرتے ہوئے واضح لفظوں میں بتایا گیا تھا۔۔

"ماہِ نور حیدر سلطان کو میر حننا سکندر سے زیادہ کوئی بھی نہیں جانتا"۔۔

اسکے جملے پر بے ساختہ سراٹھا کر دیکھا تھا۔۔

آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔۔۔

(خود ماہِ نور حیدر بھی نہیں)

پونی ٹیل سے نکلتے ہوئے بالوں کو ٹھیک کرتے ہوئے بہت آہستہ سے بات مکمل کی تھی۔۔۔

اور یہاں اسکا ضبط ٹوٹا تھا وہ باقاعدہ پھوٹ پھوٹ کے روئی تھی۔۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

دادا کے بعد حننا وہ واحد شخص تھا جس سے وہ واقعہ کچھ نہیں چھپا سکتی تھی۔۔۔

ہشش۔۔۔۔

یہ آنکھیں صرف مسکراتی ہوئی اچھی لگتی ہیں

ان میں آنسو مجھے تکلیف دیتے ہیں۔

(اور پھر میری دوست تو بہت بہادر ہے)

اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے بہت نرمی سے اسے سمجھا رہا تھا۔

تمہیں بابا یاد آرہے ہیں؟

یہ کسی نے ڈانٹا ہے؟؟

ہنوز اسکے سامنے گٹھنوں کے بل بیٹھے مختلف سوال پوچھ رہا تھا۔۔

نہیں۔

ہچکیوں کے درمیان سر نفی میں ہلایا تھا۔۔۔

پھر کیا بات ہے؟؟۔

سنہری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پھر سوال کیا گیا تھا۔

دادا کی۔ طرح۔۔ آ۔۔ آپ بھی مجھے چھوڑ کر جا رہے ہیں۔

ہچکیوں کے باعث لفظ توڑ توڑ کر ادا ہوئے تھے۔۔

ماہِ نور کی بات پر حنن کو دکھ ہوا تھا۔

سبز آنکھوں نے ایک بار پھر سنہری آنکھوں میں جھانکا تھا۔

ان آنکھوں میں بے یک وقت بہت کچھ تھا۔

ڈر، ناراضگی، شکوہ سب کچھ۔۔

(سبز آنکھیں جھک گئی تھیں وہ اس عمر میں بھی ان آنکھوں میں تکلیف دیکھنے کا تابع نہیں تھا)۔۔

باباجان ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیں گے نور۔۔

گھری سانس بھر کے اسکے ہاتھ تھامتے ہوئے سمجھانا شروع کیا تھا۔۔

اور میں بھی۔۔ میں وعدہ کرتا ہوں میں جلد واپس آؤں گا۔

نہ ہی کوئی تمہاری جگہ لیگا، اور نہ ہی تمہارے علاوہ میری کوئی دوست بنے گی۔۔

I promise.

اسکے گال پر بہنے والے آنسو کو اپنے ہاتھوں سے صاف کرتے ہوئے وعدہ کیا تھا۔۔

وہ یوں سمجھاتا ہوئے اپنی عمر سے کئی سال بڑا لگتا تھا۔

وہ حسب ضرورت بولنے والا، ضرورت سے زیادہ سنجیدہ رہنے والا اسکے ساتھ ہمیشہ نرمی اور دوستانہ طریقہ

سے پیش آتا تھا۔۔

وہ بالکل دادا جیسا لگتا تھا۔

(غلطی پر پیار سے سمجھاتا ہوا، رو دینے پر یونہی لاڈ سے بیٹھ کر چپ کرواتا ہوا)۔۔

کیا ہوا؟

اسے یوں گم سم دیکھ کر وہ الجھا تھا۔

نہیں کچھ نہیں۔۔

اسی پر سوچ انداز میں جواب دیا تھا۔

پھر کیا سوچ رہی ہو؟؟

آپ سچ میں واپس آجائیں گے نہ؟؟

کسی ڈر کے تحت اپنا سوال پھر دوہرایہ تھا۔

(I promise Mah-e-Noor Haider sultan, Meer Hannan Sikander will be back to you at any cost)

BEING THE STRING OF YOUR KITE

اسکا ہاتھ تھکتے ہوئے یقین دلانے کی ایک اور کوشش کی تھی۔

اور۔۔۔ جب تک میں واپس نہیں آجاتا تب تک حسن تمہارا خیال رکھے گا۔

اور تم۔۔ مجھے ہر چیز کی اپڈیٹ دوگی، تم چاہے یہاں رہو یہ دادا کے پاس واپس چلی جاؤ میں ہمیشہ ساتھ رہوں گا تمہارے۔

اور جلد تمہارے پاس واپس آؤں گا۔۔

* * * *

اسکی آنکھ کھل گئی تھی لیکن جسم پسینے میں بھیگ رہا تھا۔۔

اتنی ٹھنڈ میں بھی وہ پسینے میں بھیگی ہوئی تھی۔۔

ایک بار پھر وہ اپنے خواب کی وجہ سے بے دار ہوئی تھی۔۔

بیدار وہ بھلے ہی خواب کی وجہ سے ہوئی ہو پر حقیقت یہ تھی کہ وہ واپس آگیا تھا، اس نے وعدہ پورا کیا

تھا۔۔۔

لیکن۔۔۔

Safar-e-Adab

BEING THE STRING OF YOUR KITE

وہ اسے بہترین دوست سمجھتے ہوئے وعدہ کر کے گیا تھا۔۔

پر۔۔ پر اسکے لوٹنے کی امید اور انتظار دوست سمجھ کر نہیں کیا تھا۔۔

بلکہ؟.. بلکہ محبت سمجھ کر کیا گیا تھا۔۔

آنسو بے ربط آنکھوں سے نکلے تھے۔۔

محبت؟؟ بہت سرگوشی نمہ آواز میں اس نے آپنا جملہ دوہرایا تھا۔۔

جس احساس کو وہ گیارہ سال سے سوری لگاؤ کا نام دے رہی تھی، اس احساس کا اعتراف اسے تکلیف دے رہا تھا۔۔

وہ بھی جب، جب اسے یہ یقین ازبر تھا کہ اسے تو محبت کرنے کا حق ہی نہیں ہے۔۔

(کسی نے ٹھیک کہا تھا اعتراف کا لمحہ عذاب ہوتا ہے)

اس نے بھی اس رات یہ عذاب بھگتا تھا۔۔



تھمینہ بیگم نے دستک دیتے ہوئے اس کے جاگنے کا سوال کیا تھا۔۔

جی بی جان۔۔۔

حنان نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے انکے لیے جگہ بنائی تھی۔۔

اپنے کیوں زحمت کی بی جان؟؟
 آپ مجھے بلا لیتیں۔۔
 وہ اسکے چہرے کو محبت سے دیکھتے ہوئے اسکے ساتھ بیٹھ گئی تھیں۔۔

اپنے بچوں کے پاس آنے میں کیسی زحمت؟؟

آپ سوئی کیوں نہیں ابھی تک؟؟
 آپ کی طبیعت ٹھیک ہے؟؟

فکر مندی سے اب وہ ماں سے سوال کر رہا تھا۔
 تھمینہ بیگم کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

برخردار یہ سوال تو مجھے آپ سے کرنا چاہیے کہ آپ کیوں ابھی تک جاگ رہے ہیں؟؟

حنان کا قہقہہ جاندار تھا۔۔

یہ چیٹنگ ہے بی جان۔۔

آپ مجھے ڈبل کر اس نہیں کر سکتیں، بڑا ہو گیا ہوں اب تو میں۔۔

میاں تمہاری ماں میں۔۔ میرے لئے تم آج بھی میرے وہی چھوٹے سے حنان ہو۔۔

بتاؤ سوئے کیوں نہیں ابھی تک؟؟

بس یو نہی نیند نہیں آرہی تھی۔۔

آپ بتائیں سب خیریت ہے؟؟

ہاں سب خیریت ہے.. میں بس تم سے کچھ بات کرنا چاہتی تھی۔۔

تھمینہ بیگم ہاتھوں کو باہم ملاتے ہوئے کچھ ہچکچاتے ہوئے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا تھا..

ایسی کیا بات ہے بی جان جو آپ یوں ہچکچا رہی ہیں؟؟..

BEING THE STRING OF YOUR KITE

حنان کو حیرت ہوئی تھی..

ہمم۔۔ ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے انھوں نے بات کا آغاز کیا تھا۔۔

بیٹے تم جانتے ہو نہ کے میں اور تمہارے آغا جان نے تمہارے لئے ماہ نور کا انتخاب کیا ہے؟؟

تھوڑا آگے جھک کر اس نے تھمینہ بیگم کے ہاتھ تھامے تھے..

جی جانتا ہوں..

کیا تم نے اپنی رضامندی سے ہاں کی ہے؟؟

گہری سانس لی تھی۔۔۔

جی بی جان میں نے اپنی رضامندی سے ہاں کی ہے..

لیکن...

 لیکن کیا حنّان؟؟
 BEING THE STRING OF YOUR KITE

ریلیکس بی جان..

اسے بی جان کی پریشانی نے حیران کیا تھا...

کیا اس رشتے سے پہلے آپ سب نے ماہِ نور سے اسکی رضامندی پوچھیں تھی؟؟

مطلب؟؟

تھمینہ بیگم نے سوالیہ انداز میں پوچھا تھا..

مطلب یہ کہ جس طرح آپ میری رضامندی پوچھنے آئی ہیں، کیا ویسے ہی کیا ماہِ نور سے بھی پوچھا تھا؟؟

مجھے نہیں لگتا کہ ماہِ نور کو کوئی اعتراض ہو گا..
بیٹے وہ یہاں پللی بڑھی ہے تم سے بھی اسکی اچھی دوستی ہے؟؟

الجتے ہوئے جو جواب بن پایا تھا وہ انھوں نے دے دیا تھا...

حنان زیر لب مسکرایا تھا...
Safar-e-Adab

BEING THE STRING OF YOUR KITE
بی جان ایک لڑکی ساری زندگی روایتوں اصولوں اور عزتوں کو نبھاتے ہوئے کبھی بھائی کبھی باپ کی مرضی اور خوشی کی خاطر اپنی پسندیدہ چیزوں سے دستبرداری دیتی ہے..
لیکن ہمسفر کا انتخاب کرتے ہوئے تو اسے یہ حق ہونا چاہیے نہ کہ وہ اپنی مرضی سے ایک ایسے مرد کا انتخاب کر سکے جسے وہ پسند کرتی ہے..

کسی سے دوستی ہونے کا یہ کسی جگہ پلنے بڑھنے کا مقصد یہ تو نہیں نہ کہ آپ اس شخص کو ہمسفر کے طور پر قبول بھی کر لے؟؟

ایک عورت اپنا بچپن جس گھر میں گزارتی ہے اس گھر میں گزارتی ہے اس گھر کو صرف اس لیے چھوڑتی ہے تاکہ کسی اور مرد کے گھر کو آباد کر سکے، اسکی نسل کو پروان چڑھا سکے..

(اور اگر ان سب قربانیوں کے بدلے اسے من پسند شخص بھی نہ ملے تو یہ زیادتی نہیں)؟؟

ماں باپ کا خود انتخاب کرنا غلط نہیں لیکن رضامندی لینے سے بیٹیوں کے مان بڑھ جاتے ہیں۔ کہ ان کی زندگی کا فیصلہ اندازوں کی بنا پر نہیں کیا گیا..

تھمینہ بیگم کی آنکھیں فخر سے نم ہوئی تھیں اللہ نے انہیں بہترین اولاد سے نوازا تھا وہ اللہ کا جتنا شکر ادا کرتیں کم تھا..

مجھے تم پر فخر ہے حنان اللہ پاک تمہیں تمام جہانوں کی خوشیاں نصیب کرے..

میں خود ماہ نور سے اسکی رضامندی لوں گی ٹھیک ہے؟؟..

اور اس نے ہاں کی تو یقین رکھیں میں اس رشتے کو پوری سچائی سے نبھاؤں گا..

تھمینہ بیگم کے ہاتھ چومتے ہوئے تسلی دی تھی...

*** **

یاد ماضی عذاب ہے یارب

چھین لے مجھ سے حافظہ میرا

محبت رفاقت سب جھوٹ

وے سجا چھڑیے یارنوں کلا

ماہِ نور؟؟؟

دروازے پر دستک دے کر حیدر صاحب کمرے میں داخل ہوئے تھے..

جی دادا؟؟؟

بے مقصد چیزوں کو سمیٹتے ہوئے اسکا ہاتھ رکا تھا...

BEING THE STRING OF YOUR LIFE
کیا ہوا تم مریم کے ساتھ نہیں گئیں؟؟؟

وہ بس جا رہی تھی..

چہرہ انور دوسری طرف تھا..

ماہِ نور ادھر دیکھو میری طرف..

بستر پر بیٹھتے ہوئے انھوں نے اسے مڑنے کا کہا تھا..

جی؟؟

بچے تم ساری رات روتی رہی ہو؟؟

فکر مندی سے ایک اور سوال کیا تھا..

نہ۔ نہیں دادا میں کیوں رونے لگی؟؟

ناب اٹکتے ہوئے آیا تھا..

اچھا ادھر میرے پاس آکر بیٹھو..

وہ صوفے پر سے اٹھ کر خاموشی سے آکر ان کے پاس بیٹھ گئی تھی..

اب مجھے سچ سچ بتاؤ کیا بات ہوئی ہے؟؟

کیا تمہیں دربارہ انسومنیہ کا مسئلہ کوریا ہے؟؟

تم چاہو تو ہم ڈاکٹر ابراہیم کو پھر سے وزٹ کر سکتے ہیں..

انکے لہجے میں فکر تھی خلوص تھا..

یہ وہ واحد انسان تھے جنہوں نے اسکے کتنے رشتے سمیٹے ہوئے تھے..

ہلکا سا سراٹھا کر وہ پھیکا سا مسکرائی تھی..

اور ساری باتیں اس نے پھر سے خود تک محدود کر لی تھیں..

(ہمیں لگتا ہے ہم سب کچھ خود ہیڈل کر سکتے ہیں ہمیں کسی سے کچھ شیئر کرنے کی ضرورت نہیں ہے..)

لیکن ہم غلط ہوتے ہیں ہمیں خود کو ون مین آرمی سمجھ کر اپنے ساتھ زیادتی نہیں کرنی چاہیے..

انسان جو یہ سوچتے ہیں کہ اپنی کوئی تکلیف بتا کر وہ کمزور پڑ جائے گا تو یہ غلط ہے انسان کو ہر دور میں سکی دوسرے انسان کی ضرورت ہوتی ہے.. (مخلص انسان کی)

آپ نے میری عادتیں بگاڑ دی ہیں دادا..

اسکی آواز بھرائی تھی..

تم میری پیاری بیٹی جو ہو..

اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے سرچوما تھا..

لیکن اسے ساتھ لگاتے یہ وہ پریشان ہوئے تھے..

BEING THE STRING OF YOUR KITE

نورے تمہیں اتنا تیز بخار کوریا ہے..

وہ اچانک سے ان سے الگ ہوئی تھی جیسے کوئی چوری پکڑی گئی ہو..

موسم کی وجہ سے ہے دادا اور نہ اور کچھ نہیں..

آپ زیادہ پریشان نہ ہوں..

دیکھیں آپ نے مجھے باتوں میں لگا دیا مجھے مریم کے ساتھ پار لرجانا تھا وہ ناراض ہوگی۔

کتنے سارے کام ہیں اور شام میں بارات بھی ہے..

خود کو نارمل ظاہر کرتے ہوئے وہ خود سے باتیں کرتی ہوئی چیزیں سمیٹ رہی تھی...

لیکن عجیب بات تھی آج بار بار اسے رونا پتا نہیں کیوں آرہا تھا، دل عجیب پریشان ہو رہا تھا جیسے کچھ بہت برا ہونے والا ہو۔

ماہِ نور۔

وہ آنسو پینے کی جستجو میں تھی جب حیدر صاحب نے ایک بار پھر اسے پکارا تھا۔

چاہے کچھ بھی ہو جائے تمہارا دادا ہمیشہ تمہارے ساتھ ہے، چاہے ساری دنیا بھی میری بیٹی کے خلاف

کھڑی ہو جائے حیدر سلطان تب بھی ماہِ نور حیدر سلطان کے ساتھ کھڑا ہو گا۔

یہ الفاظ نہیں تھے مرہم تھا جو بغیر زخم دیکھے رکھ دیا گیا تھا۔

وہ باقاعدہ کسی چھوٹے بچے کی طرح ان سے لپٹ گئی تھی۔

میں انتظار کروں گا جب میری بیٹی مجھے سب بتائے گی۔

اسکا سر چومتے ہوئے اپنی بات اس تک پہنچائی تھی۔

اور اسی لمحے ماہِ نور حیدر نے خود سے عہد کیا تھا کہ وہ آج رات سب کچھ دادا کو بتا دے گی۔

لیکن قسمت دور کھڑی ادا اسی سے مسکرائی تھی کیوں کہ شاید ماہِ نور کی زندگی میں وہ رات آہی نہ سکے جس

میں وہ اپنی ساری باتیں دادا کو بتا سکے گی۔

**

**

**

Is there anything you would like to tell me Hassan?...

جان سکندر جو کہ کسی طرح خاموشی سے نہیں بیٹھتا تھا وہ یوں گم سم بیٹھا ہوا خنن کو عجیب لگا تھا۔
حسن۔۔۔

اسکا کندھا ہلاتے ہوئے اسے پھر سے مخاطب کیا تھا، وہ جو مسلسل اپنی سوچوں میں گم تھا چونکا تھا۔

ہا۔ ہاں؟

سوالیہ نظروں سے اپنے بڑے بھائی کو اپنے سامنے کھڑے دیکھ حیران ہوا تھا۔

میں کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

سب ٹھیک ہے؟

سوال ایک بار پھر دوہرایا تھا۔

ہاں سب ٹھیک ہے کیوں کچھ ہوا ہے؟

اولو گرین کلر کی بیگی شرٹ پر کریم کلر کی شارٹس پہنے بالوں کو ہمیشہ کی طرح ماتھے پر بکھیرے اپنے
چھوٹے بھائی کو بغور دیکھا تھا۔

یہ تو تم مجھے بتاؤ گے نہ میر حسن سکندر۔

صوفے پر بیٹھتے ہوئے ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر اس نے اپنے چھوٹے بھائی کو مزید کریدنے کی کوشش کی تھی۔
نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

پھر کیسی بات ہے؟

حنان کا بھرپور موڈ تھا اپنے چھوٹے بھائی کو تنگ کرنے کا۔

میں بس التمش کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

کیوں اسکے بارے میں کیوں سوچ رہے ہو؟

کہیں تمہارا بھی اسکی طرح شادی کرنے کا تو دل نہیں کر رہا؟؟؟
استغفرُ اللہ۔

حسن نے جگر جھری لیتے ہوئے استغفار بھیجی تھی۔
BEING THE STRING OF YOUR KITE

اور یہاں حنان کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔

"مجھے بس التمش پر عجیب سا شک ہے۔"

حنان ہنستے ہوئے ایک دم رکا تھا۔ لیکن پھر دوبارہ اسی طرح ہنستا چلا گیا تھا۔

کیوں التمش نے چرس بیچنے کا کام شروع کر دیا ہے؟؟

حد ہے حسن ایک توجہ سے لاء کی پریکٹس شروع کی ہے تم عجیب شکی مزاج آدمی بن گئے ہو۔

حنان نے اسکی بات مزاک میں اڑائی تھی۔۔

میرا شک غلط نہیں ہے بھائی۔

حسن کے لمحے میں کچھ تھا جو حنان جوکھکا تھا۔۔

وہ ایک دن سیدھا ہو کر بیٹھا تھا۔۔

مطلب؟؟

مطلب یہ کہ اسکی حرکتیں مشکوک سی ہیں، جیسے وہ کسی موقع کی تلاش میں ہو اور اسے وہ موقع نہ مل رہا

ہو۔۔

Safar-e-Adab

BEING THE STRING OF YOUR KITE

حسن۔۔۔

بہت ضبط کے ساتھ حنان نے اسے پکارا تھا۔۔

حسن کی ٹکڑوں میں حنان کا ضبط آزما رہی تھیں۔۔۔

تم صاف صاف پوری بات کیوں نہیں بتا دیتے؟؟

بہت بچے تلے انداز میں اس نے مہندی والے دن کا واقعہ اسے بتایا تھا اور جو کچھ اس نے پہلے نوٹس کیا تھا وہ

بھی۔۔۔

حنان کے ہاتھوں کی رگیں تنی تھیں۔

پتا نہیں کیوں لیکن اسکا خون کھولا تھا۔

تو یہ ساری باتیں تم نے۔ جگے پہلے کیوں نہیں بتائیں؟؟

غصے جیسا لفظ حنان کی کیفیت کو بیان کرنے کے لیے کم تھا۔۔

میں آپکو کیا بتاتا اور آپ کیا کرتے؟؟

ہمیشہ سیریس بات کے دوران بے تکلی بات کی تھی۔۔

ابھی بتا کر کیا کیا ہے؟؟

حنان کو تپ چڑھی تھی۔۔

میں نے نہیں بتایا آپ نے پوچھا ہے۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

کندھے اچکا کر لا پرواہی سے اسے چھیڑا تھا۔۔

تم۔۔۔

اس سے پہلے حنان اسے کسی اچھے الفاظ سے نوازتا اسکا فون بج اٹھا تھا جسے وہ سننے کے لئے اٹھ گیا تھا۔

اور حسن اپنے دماغ میں التمش نامی بلا سے نمٹنے کے لیے تانے بانے بن رہا تھا۔

**

**

**

**

حنان بیٹے تم ابھی تک تیار نہیں ہوئے ہمیں دیر ہو رہی ہے۔

تھمینہ بیگم اپنے دیہان میں بولتی جا رہی تھیں جب حنان پر نگاہ ٹھہر گئی تھی۔۔

کالی شلوار قمیض پر کریم کلر کی شال کندھوں پر ڈالے ہاتھ میں گھڑی اور آستینوں کو کہانی تک فولڈ کیے ساتھ پشاوری چپل پاؤں میں ڈالے وہ کسی سلطنت کا حسین شہزادہ لگ رہا تھا۔۔

سبز آنکھوں میں آج عجیب سی چمک تھی۔۔۔

تھمینہ بیگم نے دل ہی دل میں کئی بار نظر اتاری تھی، گو کہ کہیں انکی آپکی ہی نظر نہ لگ جائے۔۔
لیجیے میں تیار ہوں۔۔

بالوں کو سلیقہ سے جماتے ہوئے وہ تھمینہ بیگم کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔۔
اللہ پاک تمہیں ہر بری نظر سے بچائیں۔۔

کیا ساری تعریفیں اور دعائیں اپنے بڑے بیٹے کو دے دیں گی؟؟

تھمینہ بیگم کے گلے میں بانہیں ڈالتے ہوئے ہمیشہ کی طرح شکوہ کیا تھا۔۔

تھمینہ بیگم نے ہنستے ہوئے اسکے گال پر بوسہ دیا تھا۔۔۔

حسن نے بھی اپنے بھائی کے ہم رنگ کالی شلوار قمیض پہن رکھی تھی بس فرق یہ تھا کہ اس نے شال کی جگہ کالی ویس کوٹ پہنی تھی۔

چھوٹے کٹے بال ہمیشہ کی طرح ماتھے پر پڑے تھے۔۔

حنان کو اپنے چھوٹے بھائی پر پیار آیا تھا (لیکن اس بات کا اعتراف قیامت تک نہیں کرے گا)

میری دعا ہے تم دونوں ہمیشہ خوش رہو۔۔

* * * * *

تقریباً سب ہی مہمان پہنچ چکے تھے اور چونکہ یہ التمش کی خواہش تھی کہ ساری تقریبات گھر میں ہونگی تو بارات کا فنکشن بھی سلطان والا کے لان میں کیا گیا تھا۔۔

سلطان والا کا لان واقع کسی شاندار محل کی طرح سجا ہوا تھا پورے لان میں تازہ گلاب اور موتیے سے سجاوٹ کی گئی تھی پورا لان ریڈ اور وائٹ تھیم سے سجا ہوا تھا۔۔

"ماہِ نور بیٹے مریم کو کتنی دیر ہے آنے میں؟؟"

یہ آواز امبرین چچی کی تھی جو باقی لوگوں کی بنسبت ٹھنڈے مزاج اور محبت کرنے والی خاتون تھیں۔۔

ماہِ نور جو اپنا سامان لیے کمرے میں جا رہی تھی چچی کی آواز پر مڑی تھی۔۔

چچی بس آدھے ایک گھنٹے میں وہ یہاں موجود ہوگی۔۔

مسکراتے ہوئے ان کی بات کا جواب دیا تھا۔۔

ٹھیک ہے بچے۔۔

ماشاء اللہ آج تو میری دوسری بیٹی بھی بہت پیاری لگ رہی ہے۔۔

اسکے گال پہ ہاتھ رکھتے ہوئے ہمیشہ کی طرح محبت سے تعریف کی تھی۔۔

تھینک یو چچی، آپ بھی بہت پیاری لگ رہی ہیں۔۔

ماہِ نور نے جو اباً اسی محبت سے انکی تعریف کی تھی۔۔

خیال رکھنا امبرین جس کو بیٹی کی جگہ رے رہی ہو وہ کہیں بیٹی کی خوشیاں ہی نہ کھا جائے۔۔

رافیہ بیگم کی آواز میں کچھ ایسا تھا جس نے ایک لمحے کے لیے امبرین بیگم کو ہلاک تھا۔۔

اللہ نہ کرے بھابھی کیسی باتیں کر رہی ہیں۔

میں تو بس تمہیں آگاہ کر رہی ہوں کہ جسے تم مسیح بن کر دودھ پلا رہی ہو وہ ایسا نہ ہو کہ وقت آنے پر

آستین کا سانپ بن کر تمہیں ڈس لے۔۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

چلو تم دیکھو زرا میں باہر کے انتظامات دیکھ لوں بہت کام ہیں۔۔

رافیہ بیگم اپنا زہر اگل کر جا چکی تھیں لیکن پیچھے کھڑے دو نفوس خاموش رہے گئے تھے۔۔

رافیہ بیگم کے الفاظ واقعی کسی تیر کی طرح لگے تھے لیکن خیر۔۔

وہ ماہِ نور ہی کیا جو کسی پر کچھ ظاہر ہونے دے۔۔

* * * * *

اللہ رحم یہ سورج آج کہاں سے نکلا ہے؟؟

(اسے لڑکیوں کے لباس میں یوں تیار دیکھ کر حسن کو جھٹکا لگا تھا)۔۔

وہ جو اپنے دیہان میں گول سیٹ کر رہی تھی حسن کی آواز پر بدک کر پیچھے ہٹی تھی۔۔

حد ہے حسن بھائی ڈر ادا اپنے مجھے۔۔

ہیں؟؟ خیریت تو ہے یہ انقلاب کب سے آیا کہ جنگلی بلی بھی ڈرنے لگی ہے؟؟..

BEING THE STRING OF YOUR KITE

حسن نے دانت نکالتے ہوئے اسے مزید رہانے کی کوشش کی تھی۔۔

وہ کیا ہے نہ

جب اتنا بڑا اور خوفناک جن میرے سامنے کھڑا ہوگا، تو مجھ پیاری معصوم اور بچپاری لڑکی کو تو ڈرنا ہی ہے۔

ہاتھ جھلا جھلا کر اس نے خوب اپنے معصوم ہونے کا اعلان کیا تھا۔۔

(سب سدھر سکتے ہیں لیکن ماہِ نور حیدر نہیں)

یہ جو تم اتنا بڑا خوفناک جن مجھے کہہ رہی ہو نہ بتاؤں گا آغا جان کو کہ انکی معصوم بیٹی کیسے مجھے جن بول رہی ہے۔۔

(ہو گیا جنگ عظیم کا آغاز)

دور کھڑے باقی فرد بڑی خوشی سے انکے جھگڑے کا ملاحظہ کر رہے تھے جس میں حنان صاحب پیش پیش تھے۔۔

(اسکویوں لڑتے دیکھ احساس ہوا تھا کہ وہ بالکل نہیں بدلی تھی وہ دونوں آج بھی جانی دشمن تھے انکی دوسرے کے)

میں ابھی آغا جان سے آپکی شکایت لگاتی ہوں۔۔۔ Safar-e-Adab
کیا زمانہ آگیا ہے بھی ایک تو چوری اپر سے زینہ زوری۔۔
BEING THE STRING OF YOUR KITE
اپنا فروک سنبھالتی ہوئے سکندر صاحب کے سامنے آئی تھی۔۔
ارے لڑکی سنو وووو۔۔

آغا اور حیدر صاحب جو انھی کے آنے کے منتظر وہ اپنی اپنی شکایتیں لیکر حاضر تھے۔۔

حنان بھر حال مکمل اگنورینس ٹریٹمنٹ پر تھا۔۔

اس بیچارے کے اپنے دکھ تھے۔

ماہِ نور نے غلطی سے بھی اسکی طرف نہیں دیکھا تھا۔

"آغا جان آپ سمنبھالیں اپنے پوتے کو۔"

انکے سامنے پہنچ کر وہ پھٹ پڑی تھی۔

ارے ارے کس نے تنگ کیا میری پیاری سی بیٹی کو؟؟

بس ایک یہ مرد اور انکی لاڈلی پوتی۔

سکندر صاحب نے پچکار تے ہوئے سوال کیا تھا۔

یہ ہیں نہ آپکے پوتے نے۔۔۔" "ہیں کون سے؟؟

بڑے یہ چھوٹے نے؟- BEING THE STRING OF YOUR KITE

(آغا سکندر بھی بھئی)

اسکی کینچی جیسی زبان کو بریک لگی تھی۔۔۔

ارے ارے آغا جان کوئی پیاری پیاری بیٹی نہیں ہے یہ گز بھر لمبی زبان ہے اسکی، مجھے یعنی حسن سکندر کو خوفناک جن بول رہی تھی۔

بروقت تینوں مردوں کے قہقہے بلند ہوئے تھے۔۔

"جھوٹ جھوٹ بالکل سفید جھوٹ بول رہے ہیں"۔۔

اپنا زلی انداز اپناتے ہوئے وہ اب لڑاکا عورتوں کی طرح لڑ رہی تھی۔۔

پہلے انھوں نے مجھے جنگلی بلی تھا اور آپ۔ آپ دونوں ہنس رہے ہیں..

بابا؟؟ آغا جان آپ بھی؟؟

وہ افسردہ ہوئی تھی۔۔

ہم ہم نہیں ہم تو بس وہ ہاں پھندہ لگ گیا تھا۔۔

(اپنی اپنی صفائی دینے کی کوشش کی تھی)۔۔

ٹھیک ہے آپ دونوں رہیں اپنے اس خوفناک جن جیسے پوتے کے ساتھ۔

میں آپ دونوں سے ناراض ہوں۔

اور ہاں اگلے کئی دن تک میں آپ دونوں سے بات نہیں کرنے والی۔ (ایمو شنل بلیک میلر کہیں کی)

گئی بھینس پانی میں۔۔۔

"آغا جان بہت بڑی ڈرامے باز ہے آپ کی ہوتی"۔

چپ کرو میاں۔۔

سکندر صاحب کا تھپڑ رسید ہوا تھا حسن کے کندھے پر۔۔

آغا جان یار۔۔

(میں واقع سو تیلا ہوں)۔

(استغفرُ اللہ) "معصوم سا حسن اور بیچارے کے دکھ"

ناراض ہو گئی میری بیٹی تمہاری وجہ سے۔۔

اڑکا بس چلے تو قربان ہی ہو جائیں بیٹی پر۔۔

ڈرامے باز ہے آپکی بیٹی لڑاکا عورت کہیں کی۔

(وہ بیچارہ آپ یہ تو گیا تھا) BEING THE STRING OF YOUR KITE

حسن۔

حنان نے حسن کو ٹوکا تھا۔۔

بھائی پلینز آپ نہیں۔ ابھی آپکو اگنورینس ٹریٹمنٹ پر رکھا ہوا ہے۔۔

"کیوں بولتے ہو تم اتنا فضول؟؟"

حنان کا دل کیا تھا سر پھاڑ دے اسکا۔۔

جنگلی بلی کی صحبت کا اثر ہے..

کندھے اچکتے ہوئے کھٹاک سے جواب آیا تھا۔۔

جاؤ حنان جا کر دیکھو اسے خانمیری بیٹی کا موڈ اوف ہو گیا..

سکندر صاحب کا حکم صادر ہوا تھا..

حیدر صاحب نے بمشکل قہقہہ روکا تھا۔۔

رہنے دو سکندر ایسا بھی کچھ نہیں ہوا۔

"نہیں نہیں بابا آپ جانیں دیں بھائی کو ظاہر سی بات ہے ایک لاڈلی وہ لڑکا عورت ہے اور ایک بھائی ہیں۔۔

مجھے تو گود لیا تھا ان لوگوں نے"۔۔

جو بات ہے۔۔۔

حنان بھی اپنے نام کا ایک ہی تھا۔۔ (سائیکو پیٹھ بلینئر نہ ہو تو)

اسے مزید تپاتے ہوئے وہ اپنی جان عزیز کو منانے گیا تھا۔

** ** ** **

وہ جسے نظریں تلاش کرتی ہوئی بھٹک رہی تھیں، وہ محترمہ سامنے کھڑی کسی بچے سے لاڈ کر رہی تھیں، اور وہ چھٹانک بھر کا بچہ بھی بڑے مزے سے اسکی گود میں کہلکھلا رہا تھا۔

بے شرم کہیں کا۔۔ (عمر دیکھو اور حرکتیں دیکھو)

چیزی کی کالی پاؤں کو چھوتی انگرہا فراک پر چوڑی دار پا جامہ ساتھ پینسل ہیلز پہنی ہوئی تھی۔

سرخ چیزی کا ڈیٹا سلیقے سے کندھے پر جما تھا۔

کانچ سی سنہری آنکھوں میں کاجل کے ساتھ لال سرخ رنگ لپسٹک ہونٹوں پر سنی تھی۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

شہد رنگ بال ہلکے کرل کیے ہوئے کمر پر کھلے چھوڑے ہوئے تھے۔ وہ نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔۔

(دل کیا تھا وہ اسے ہر کسی کی نظر سے چھپالے تاکہ کسی کی نظر اس پر نہ پڑھ سکے)

اسکے لیے دل یوں ہی شدت پسند ہوتا تھا۔

دل کی خواہش بھی عجیب ہوتی ہے۔

اسے بے ساختہ اپنے دل کی دھڑکن بڑھی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

وہ جس کو ناراضگی کی وجہ سے منانے بھیجا گیا تھا، وہ محترمہ بچے کے ساتھ خوشی سے چپک رہی تھیں۔

(حسن سہی کہتا تھا، ڈرامے باز کہیں کی)

وہ سر جھٹک کر مڑتا کہ نظر اس پر دربارہ پڑی تھی اس بچے نے کھیل کھیل میں اسکا جھمکا بالوں میں پھنسا دیا تھا جو الگ نہیں ہو رہا تھا۔

"حنان میاں تمہارا بھی کوئی حال نہیں لگا دی اسکو نظر کس نے کہا تھا یوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے دیکھنے کو؟؟"

Safar-e-Adab

لاشعور میں اس نے اپنے آپ کو ڈپٹا تھا۔

آب چلو عاشق صاحب اسے اس تکلیف سے آزاد کرواؤ۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"یہ عشق نہیں آساں بس اتنا سمجھ لیجے، ایک آگ کا دریا ہے اور ڈوب کے جانا ہے۔"

گھری سانس بھرتے ہوئے اسکی طرف بڑھا تھا۔

ماہ نور صاحبہ جو بچے کو واپس دیکر مڑتی اپنے ساتھ کھڑے حنان کو دیکھ کر ساکت ہوئی تھی۔

وہ اتنا قریب کھڑا تھا کہ اگر وہ زرا بھی ہلتی تو اس کا سر حنّان کے سینے سے ٹکراتا۔۔
 عجیب مشکل تھی، ایک اسکے کلون کی خوشبو اپر سے وہ محترم پھاڑ کی طرح سر پر کھڑے تھے۔۔
 پینسل، ہیلز پہننے کے باوجود بھی وہ اس کی کندھے تک آرہی تھی۔۔ (آفت کی پرکالا)

“May I”??

اس کی سوچوں کا ارتکاز حنّان کی گھمبیر آواز نے توڑا تھا۔
 وہ کھڑا اس سے اجازت لے رہا تھا۔۔

میں الگ کر دیا ہوں”
 ایک بار اجازت لینے کے بعد اس کا ہاتھ نیچے کرتے ہوئے ہوئے اسکے جھمکے پر رکھا تھا۔
 سنہری آنکھیں سبز آنکھوں سے ملی تھیں۔ (اور ٹھہر گئی تھیں)

”ماہِ نور کو احساس ہوا تھا کہ اسکے ہاتھ کے لمس میں آج بھی وہی نرمی تھی جو گیارہ سال پہلے تھی۔“
 آہ یہ گیارہ سال)۔

اسے اتنے قریب کھڑا دیکھ ماہِ نور کو اپنا دل کانوں میں دھڑکتا محسوس ہوا تھا۔ وہ باقاعدہ سانس روکے کھڑی تھی۔۔

وہ اتنا وجہ تھا کہ بے ساختہ دل نے بیٹ مس کی تھی۔۔ ہلکی بڑھی شیو سلیقے سے جمے بال اب قدرے ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔

(وہ کیوں دل کو اتنا بھاتا تھا؟ کیوں اسکے سامنے سب دھندلا پڑتا تھا)۔

بہت آہستہ سے اسکے جھمکے سے الجھے بال الگ کیے تھے۔

"لیکن میرا حنان سکندر کا دل اسکی زلفوں میں الجھ گیا تھا۔ اسکی زلفیں تو جھمکے سے آزاد ہو گئی تھیں لیکن میرا حنان کو احساس ہوا تھا کہ وہ ان زلفوں کے حصار سے اب کبھی آزاد نہیں ہو سکے گا"

نظریں جھکائے ایک بار پھر دل کو ڈپٹا تھا۔۔

لو ہو گیا الگ۔

اسی نرمی سے اسکے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے آگاہ کیا تھا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

Thankyou.

مسکراتے ہوئے شکریہ ادا کیا تھا۔

“Always at your disposal Madam”

سنہری آنکھوں نے ایک بار پھر سبز آنکھوں میں جھانکا تھا۔

ان میں جذبات کا ٹھاٹھے مارتا ہوا سمندر آباد تھا۔

یوں جیسے چاروں اور کوٹ قضا پھیلا دی گئی ہو۔

دور کھڑے شخص کو یہ منظر زہر لگا تھا۔

"ویسے اتنی حسین زلفوں کو یوں سرعام کھلا نہیں چھوڑنا چاہیے، بندہ بشر بھٹک بھی سکتا ہے۔"

ہلکا سا کان کے پاس جھکتے ہوئے شدت جذبات سے کہا تھا۔

(کہاں سے آیا تھا اس میں ایک دم اتنا ٹھکر؟؟)

اور یہاں ماہ نور صاحبہ کا پارہ چڑھا تھا۔

ٹیڑی نظروں سے دیکھتے ہوئے اسے پیچھے کیا تھا۔

تو بندہ بشر کو چاہیے کہ خود کو قابو میں رکھے۔

"ورنہ بندہ بشر کی ٹھیک ٹھاک ستھری بھی ہو سکتی ہے۔"

اسی کے انداز میں کان کے پاس جھکتے ہوئے بہت معصومیت لیکن پھاڑ کھانے والے انداز میں بولا تھا۔

حنان نے جاندار قہقہہ لگایا تھا۔

"اور ماہ نور حیدر سلطان کو یہ منظر حسین ترین لگا تھا مکمل اور مہبوت کرتا۔"

ملکہ کا شوق سلامت رہے، بندہ بشر کے جذبات یوں بھی اور بہت۔

"کیا زندگی ہمیشہ کے لیے یونہی نہیں ہو سکتی تھی؟ پرسکون؟ اسکے ساتھ تپتی دھوپ میں صحرا جیسی؟"

ماہِ نور بی بی۔

(لو ماہِ نور بی بی کرلو ہمیشہ کے لیے ایسی زندگی)

آپ آکر بتادیں کہ کون سے گلاس نکلیں گے مہمانوں کے لیے۔

ماہِ نور کو زہر سے زیادہ بری لگی تھی قریم بی بی۔

"جی ضرور چلیے میں فرد واحد ہوں نہ جس نے سب بتانا ہے۔"

Safar-e-Adab

وہ پیر پٹختی ہوئی قریم بوا کے پیچھے چلی گئی تھی۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

چلو حنناں میاں دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر آپ نے واقع اپنی ستھری کروالی ہو تو ہم بھی چلتے ہیں۔

اوہو کیا ہوا بھائی لگتا ہے آپ کی سہی والی ہو گئی ہے۔

کیا اس نے آپ کو اپنی زبان کے جوہر دکھا دیے؟؟

(سہی اونٹ پھاڑ کے نیچے آیا تھا)

حسن نے اسکی حالت فائدہ اٹھایا تھا۔۔

"امم وہ کیا ہے نہ کہ میرا تو پتا نہیں لیکن، چاہو تو میں تمہاری سہی والی ستھری کر سکتا ہوں"۔۔

پہلا جملہ تمیز اور دوسرا دانت پیس کر کہا تھا۔۔

کہو تو کر کے دکھاؤں؟؟

پھاڑ کھانے والی نظروں سے گھورا تھا اپنے چھوٹے بھائی کو۔

تو بہ ہے یک نہ شد دوشد۔

وہ کم تھی جو آپ بھی شروع ہو گئے۔۔

جھر جھری لیتے ہوئے زچ ہوا تھا حسن۔۔

سدھر جاؤ تم۔۔

اسکے بال بگاڑے تھے۔۔۔

"خیر اس زندگی میں تو میرا ارادہ نہیں ہے"۔

* * * * *

جی فرمائیے بوا کونسا کام رہے گیا تھا میرے لیے، جس کے لئے اپنے مجھے زحمت دی ہے؟؟

اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ بوا سے سہی میں دو دو ہاتھ کر کے۔۔

وہ ماہِ نور بی بی یہ گلاس پر رکھے ہیں نہ یہ اتارنے تھے کیبنٹ میں سے۔۔

ہیں؟؟

ماہِ نور کو انکی ذہنی حالت پر شک ہوا تھا۔۔

تو؟؟ اس میں، میں آپکی کیا مدد کر سکتی ہوں؟؟

بہت ضبط سے سوال کیا تھا۔۔

وہ کیا ہے نہ جی، کے ایک تو میرا قد چھوٹا ہے اپر سے مجھے اونچائی سے ڈر لگتا ہے۔ کسی اور کو کہتی تو ڈانٹ پڑتی۔۔

تو اپنے سوچا کہ واحد ماہِ نور ہے جس کو زحمت دینا مناسب ہے۔۔

ماہِ نور بی بی اب تو ہو گیا نہ اب نکال دیں آپ گلاس پلیز۔ ورنہ کسی نے دیکھ لیا تو میری شامت آجائے گی۔۔

اوف۔۔

گھری سانس بھر کر اب وہ اپنے پاؤں ہیلز سے آزاد کر ہی تھی ایک تو بخار نے جان عذاب کی تھی اپر سے یہ کام۔۔۔

چڑتی ہوئی وہ کرسی پر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

کون سے گلاس نکالنے ہیں؟؟ یہ بھی بتادیں۔۔

وہ، وہ جو ہیں نہ سب سے اپروالے۔۔

حد ہی ہے۔۔۔۔

اب میں گلاس نکال رہی ہوں آپ پکڑتی جائیں۔۔

دو دو گلاس انگلیوں میں تھامے اس نے نیچے کی کیے تھے۔۔

پکڑیں۔

چہرہ نوز کیبنٹ پر تھا۔۔

پکڑیں بھی بوا، کیا ہو گیا ہے؟؟

وہ کب سے ہاتھ نیچے کیے کھڑی تھی

--

اور بل آخر ہاتھ بڑھا کر گلاس کی جگہ ہاتھ تھام گیا تھا۔۔

اور ماہ نور کو کرنٹ سا لگا تھا مڑ کر دیکھنے پر اسکا اپر کا سانس اپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا تھا۔۔

وہاں بوا نہیں التمش کھڑا تھا آنکھوں میں وحشت لیے۔۔

ماہ نور کے ہاتھوں سے گلاس چھوٹ کر زمین پر گرے تھے۔

پل میں اسکا چہرہ سفید پڑا تھا۔۔

کیا ہوا؟ میرا ہاتھ پکڑنا اچھا نہیں لگا؟؟ مکاری سے بولا تھا۔

یہ، یہ کیا بے خودگی ہے التمش بھائی دروازہ کھولیں۔ در۔ دروازہ کیوں بند کیا ہے؟؟

ہو اس پر قابو پاتے ہوئے وہ چیخی تھی۔۔

اسے دروازے کے پاس کھڑا دیکھ وہ ایک جست سے کرسی سے اتری تھی، یہ دیہان کیے بغیر کے نتیجے کا بیج ہے۔

کانچ کے چھوٹے بڑے ریزے باقاعدہ اس کے پاؤں میں گھپ گئے تھے۔۔

تکلیف اتنی شدید تھی جیسے کسے نے باقاعدہ اسکے پاؤں کا بیج سے مسل دیے ہوں۔۔

لیکن بات جب عزت کی ہو تو ظاہری تکلیف کسے نظر آتی ہے؟؟

حنان کے ساتھ تو بڑا مسکرا مسکرا کر بات کر رہی تھیں تب ہوا سیاں نہیں اڑی؟؟

التمش کے لمحے میں شدید و ہشت تھی ماہ نور کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی تو تھی۔۔

التمش بھائی میں نے کہا دروازہ کھولیں۔۔

وہ ہلک کے بل چلائی تھی۔۔

او۔ او ہو کیا ڈر لگ رہا؟؟

قریب آتے ہوئے اسکے بالوں کو چھوتے ہوئے مکاری سے کہا تھا۔

دور رہیں مجھ سے اپنی پوری قوت لگا کر اسے دور دھکیلا تھا۔

اور نہ رہوں تو؟؟؟ کیا کرو گی؟؟

چیخو گی؟؟؟ چلاؤ گی؟؟

پھر؟؟

پھر کیا ہو گا؟؟؟

کون کرے گا تمہارا یقین؟؟

کس کو اپنے کردار کی گواہی دو گی؟؟

Safar-e-Adab

میں۔ میں سب کو چیخ چیخ کر آپ کی اصلیت بتاؤں گی۔

"اور۔ اور مجھے کسی کے یقین کرنے کی ضرورت نہیں سوائے اس کے میرا اللہ جانتا ہے کہ میرا کردار

صاف ہے۔"

تکلیف کی شدت سے بے حال ہوتی وہ مضبوطی سے کھڑی تھی۔

مرد جب جانور کا روپ دھار لے تو عورت کو چاہیے کہ وہ چٹان کی طرح مضبوط بن جائے۔

مرد کی ساری وحشت جھاگ کی طرح بیٹھ جاتی ہے۔۔

اس ظاہری مضبوطی سے بھلے وہ اندر سے لہو لہان ہو جائے لیکن کسی بھی طرح اس مرد کا خوف خود پر
طاری نہ ہونے دے۔۔

مردوں کو محافظ بنایا گیا ہے

انہیں چاہیے وہ محافظ رہیں بھیڑیے نہ بنیں۔۔

"اور عورت کو مرد کی عزت کا ضامن"

تو عورت کو چاہیے وہ اس عزت کی ضمانت داری پوری ایمانداری سے کرے۔

پھر چاہے وہ مرد اس کا باپ ہو، بھائی کو، یا شوہر۔

بھائی ہو باپ ہو یہ شوہر، عورت ان مردوں کو نیچا دکھا کر کبھی سر اٹھا کر زندگی نہیں گزار سکتی۔

کچھ مردوں کی وجہ سے آپ تمام مردوں کو برا نہیں کہہ سکتے۔ اور نہ ہی کچھ عورتوں کے غلط ہونے کی وجہ
سے آپ تمام عورتوں کی تذلیل کر سکتے ہیں۔۔

بڑی زبان نکل آئی ہے؟؟ لگتا ہے کسی نے سہانے خواب دکھانا شروع کر دیئے ہیں۔

وہ ابھی بھی باز نہیں آیا تھا۔۔

لیکن یہ کیا؟ وہ خواب تو پورے ہونے سے پہلے یہ ٹوٹ جائیں گے۔۔

پھر تم کیسے حنان کا سامنا کرو گی؟؟

اور کاری تھا۔۔

کسی کی چھوئی پلیٹ نہ تھا منے والا وہ ایک استعمال شدہ عورت کو کیسے اپنائے گا؟؟

اس کمرے سے باہر نکل کر کون مانے گا کہ تمہارا کردار اب بھی صاف ہے؟؟

یہ الفاظ نہیں تھے سیسہ تھا جو اس کے کان میں پگھلایا تھا۔

وہ مضبوط نظر آرہی تھی لیکن اندر سے اسکی روح تک لرز گئی تھی۔۔

بس صرف ایک رات کی بات ہے صرف ایک بار میری بات مان لو نہ تم پر کوئی بات آئے نہ مجھ پر۔۔

جو تم تھپڑ تم نے مجھے مارا تھا میں وہ بھولا نہیں ہوں لیکن بھول جاؤں گا۔۔

(آہ مرد کی آنا)۔

التمش اپنے اسی وحشت زدہ لمحے میں اسکے قریب آیا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ

کر پاتا، ماہ نور نے پوری قوت سے ٹیبل پر رکھا گلدان اسکی سر پر مارا

تھا۔

حملہ جان لیوا نہ ہونے کے باوجود التمش کے ہوش اڑا گیا تھا۔۔

* * * * *

بابا اپنے نور کو کہیں دیکھا ہے؟؟

مریم جو کب سے لان میں موجود تھی ماہِ نور کو نہ پا کر پریشان ہوئی تھی۔

عروسی لباس میں دلہن کے روپ میں سبھی ہوئی مریم سلطان ہماری حسین دلہن۔۔

نہیں بیٹے میں بھی کب سے اسی کو ڈھونڈ رہا ہوں۔۔

تم نہ پریشان ہو دیکھو تو کتنی پیاری لگ رہی ہے میری بیٹی اللہ پاک تمہارے نصیب تم سے بھی زیادہ حسین کریں آمین۔۔

Safar-e-Adab

التمش کی حالت سے فائدہ اٹھا کر وہ کانچ کی پرواہ کئے بغیر دیوانہ ور باہر بھاگی تھی۔۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

حنان ہوا سے ہی دیکھنے آ رہا تھا، اچانک افراد پر اس سے ٹکرایا تھا۔

اسکا ہولیا اجڑا ہوا تھا دوپٹا جو کچھ دیر پہلے سلیقے سے کندھے پر تھا وہ اب غائب تھا۔

پاؤں خون سے کندھے ہوئے تھے اسکا دل ڈوب کے سکتا تھا۔ کیا یہ وہی لڑکی تھی؟

جسے وہ ابھی کہہ کھلاتا ہوا دیکھ رہا تھا؟؟

"ماہِ نور؟؟؟"

یہ۔ یہ سب کیا ہے؟؟۔

اسکی بکھری ہوئی حالت بہت کچھ غلط ہونے کی عکاسی کر رہی تھی۔۔

وہ۔ وہ التمش بھ۔ بھائی۔

اس کے لفظ ٹوٹ رہے تھے۔۔

ادھر دیکھو۔

"Mah-e-Noor I said look at me!! Please"...

ضبط کے پھرے ٹوٹے تھے۔۔

"کیا کیا ہے التمش نے؟؟؟" BEING THE STRING OF YOUR KITE

ان۔ انھو۔ انھوں نے۔ سب۔ سب۔ برباد کر دیا۔ سب کچھ۔۔

انھوں نے سب کچھ برباد کر دیا۔۔

وہ بامشکل لفظ ادا کر پائی تھی۔۔

کھڑار ہنادشوار ہوا تھا یوں جیسے ہمت ٹوٹ گئی ہو، وہ زمین پر بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی۔۔

(کیوں اسکی زندگی میں خوشیوں کی معیاد اتنی تھوڑی کیوں تھی؟ آخر کیوں تھا ایسا کیوں)؟؟؟

اسکے پاس پنجنوں کے بل بیٹھتے ہوئے بہت آہستہ سے اپنی شال اسکے کندھوں کے گرد لپیٹی تھی۔۔

تحفظ، یقین، اعتماد۔

جیسے ایک ہنار میں آگیا ہو۔۔

مجھے تم پر یقین۔

یقین تسلی دعوے سارے لفظ کم تھے۔۔

داداجان، داداجان،

وہ ابھی سنبھلی بھی نہیں تھی کہ التمش اپنا سر پکڑے چیختے ہوئے باہر آیا تھا۔۔

دیکھیں آپکی لاڈلی نے کیا کیا ہے۔۔

چچا، بابا، مریم دیکھو اب آئیں

وہ کسی اداکار کی طرح سب کو اپنی اداکاری کے جوہر دکھا رہا تھا۔۔

تمم۔۔

حنان نے اسے گریبان سے پکڑ کر دیوار سے لگایا تھا۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس پر غلط نگاہ ڈالنے کی؟؟ حنان حلق کے بل چلایا تھا۔۔

میں تمہاری جان لے لوں گا خمیس انسان۔۔

وہ جیسے اپنے حواسوں میں نہیں تھا۔۔

کیا شور ہے التمش اور نور تم؟؟

حیدر صاحب کے دل کو کسی نے مٹھی میں جکڑا تھا۔۔

بابا ...

وہ کسی ننھے بچے کی طرح حیدر صاحب سے لپٹی تھی۔۔

بابا۔۔۔۔

ماہِ نور میرا دل بیٹھا جا رہا ہے بتاؤ تو سہی کیا ہوا ہے؟؟

"بابا التمش بھائی نے میرے ساتھ زبردستی"۔۔

اسکے الفاظ موں میں ہی رہے گئے تھے جب احمد صاحب نے ایک جست سے اسکو حیدر صاحب سے الگ کرتے ہوئے تھپڑ رسید کیا تھا۔۔

حنان چھوڑا اسکو پاگل ہو گئے ہو؟؟

حبیب صاحب نے اسکو التمش سے الگ کیا تھا۔۔

احمد۔۔۔۔

حیدر صاحب چیخے تھے۔۔۔۔

بس بابا۔ بس بہت ہو گیا۔ یہ سب آپکی دی ہوئی شے ہے جس کی بنا پر آج اس لڑکی نے ہمارے موں پر کالک ملی ہے۔۔۔

(وہ کیوں کرتے تھے اتنی نفرت؟؟)

"میں نے کچھ نہیں کیا بابا جان میرا یقین کریں میں نے کچھ نہیں کیا"۔۔

وہ صرف ایک انسان کو دیکھ رہی تھی جس نے اس وقت اسے محبت اور تحفظ دیا تھا جب اسکا اپنا باپ اسے ہاسپٹل میں چھوڑ آیا تھا۔۔۔

جھوٹ جھوٹ بول رہی ہے چچا جان یہ، اس نے خود مجھے میسج کر بلا یا تھا۔۔

اور جب میں نے سمجھانے کی کوشش کی کہ میں تمہیں بہنوں کی طرح مانتا ہوں تو اس نے مجھے زخمی کرنے کی کوشش کی اور دھمکی بھی دی کہ سب کے سامنے مجھے بدنام کر دے گی۔۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

کیا یہ دیکھنا بھی باقی تھا؟؟ اتنی ذلت؟ اتنی رسوائی؟ اسکے پاس اپنی عزت کے علاوہ تھا یہ کیا؟؟ جو اس سے یہ بھی لے لی گئی تھی؟؟

"لیکن اسے یاد تھا کہ عزت اور ذلت صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے، انسان کسی کو نہ کچھ دے سکتا ہے، نہ اس سے کچھ لے سکتا ہے..."

آ۔ آپ یہ میسج خود پڑھ لیں دیکھیں۔۔۔

تیر سہی نشانے پر لگا تھا،

داد دینا تو بنتا ہے۔۔۔

"بابا یہ سچ نہیں ہے میں نے۔ میں نے کوئی میسج نہیں کیا آپ قریب سے پوچھ لیں، حنان آپ تو ہیں تھے نہ؟؟ بوا مجھے خود بلا کر لیکر گئی تھیں۔"

میں اسے جان سے مار دوں گا

احمد صاحب اسے مارنے کے لیے آگے بڑھے تھے۔۔

لیکن حنان نے اسے اپنے پیچھے کیا تھا۔۔

(وہ کیوں گرم ہوا میں چھاؤں دینے پر تلا ہوا تھا؟؟ اسے کوئی بولے کہ ماہِ نور حیدر کو چھاؤں راس نہیں

آتی)

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"کیا آپ ساری حیا بچ چکے ہیں؟

اپنی جوان اولاد وہ بھی بیٹی پر ہاتھ اٹھا رہے ہیں؟؟

وہ بھی سب کے سامنے؟؟ جہاں اسکی ڈھال بننا چاہیے وہاں اسے ذلیل ہونے کے لیے پیش کر رہے

ہیں؟۔"

حنان کی گرجدار آواز پورے لان میں گونجی تھی۔۔

آج یہ وہ حنان نہیں تھا جو خاموش رہتا تھا۔ اور غصہ؟ وہ تو وہ جانتا یہ نہیں تھا۔۔

زبان سنبھال کے حنان میاں یہ میرے گھر کا معاملہ ہے، اپنی مداخلت اپنے پاس رکھو۔۔

گھر کا معاملہ؟؟ آپ یہ بات کہنے کی تراب رکھتے ہیں؟؟

آپ جس پر ہاتھ اٹھا رہے ہیں نہ احمد صاحب وہ میری اور میرے گھر کی عزت ہے۔۔

سب کو سانپ ہی تو سونگ گیا تھا۔۔

(اور میر حنان سکندر کی غیرت اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ اسکی عزت پر کوئی غلط نگاہ بھی ڈالے،

ہاتھ اٹھانا تو دور کی بات ہے)

گھر کے معاملوں اور عزتوں کو ذلیل ہونے کے لیے نہیں چھوڑا جاتا، اپنے گھر کی عورت اگر غلط بھی ہو تو

مرد کی غیرت کا تکازہ یہ ہے کہ اسکی تصحیح بند کمرے میں کرے اور اس میں بھی یہ یاد رکھے کہ وہ محافظ

ہے جابر نہیں!!..

واہ حنان بھائی جب اپنے سب بتا ہی دیا ہے تو یہ بھی بتادیں، جو آپکی عزت نے کیا وہ ٹھیک تھا؟؟؟

اس پورے وقت میں مریم کی آواز پہلی بار گونجی تھی۔۔

قریمین بوا، قریمین بوا۔۔۔۔

بتائیے کہ کیا آپ بلا کر لائی تھیں ماہِ نور کو؟؟؟

بولیں ہوا۔ پوچھ رہی ہوں میں کچھ؟؟؟

بتائیں ہوا۔ آپ۔ آپ نے بلایا تھا نہ۔؟؟

کاش وہ بول دیں ہاں۔۔۔ کاش۔۔

ماہِ نور بی بی یہ آپ کیا کہے رہی ہیں؟؟

اسکے ہاتھ پہلوؤں میں گرے تھے۔۔ (آخر کس کس نے اسکا اعتبار توڑنا تھا؟؟ اور کیوں؟؟)

میں؟ میں بھلا اپنے کسی کام کے لیے آپکو کیوں بلاؤں گی؟؟

!! (فرون دیکھے ہیں کبھی؟؟ انسان کو انسان کھاتے ہیں یہ بھوت آسیب جانور نہیں)

جب تم کسی کے ساتھ نیکی کرو، تو تمہیں چاہیے کہ تم اسکے شر سے بچو۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

وہ جو دل کی مسند پر پوری شان سے براجمان تھی جس نے کبھی کسی کو کسی بات کی صفائی نہیں دی تھی، اسے

یوں بھرے مجمعے میں اپنے کردار کی صفائی دیتے دیکھ میر حنناں کا دل کیا تھا کہ وہ پوری دنیا کو آگ

لگا دے۔۔

آغا جان آپ تو میرا یقین کریں میں نے کچھ نہیں کیا۔۔

اس سے پہلے کے وہ بات پوری کرتی۔

حیدر صاحب بے حوش ہو گئے تھے۔

یعنی؟ یعنی یہ جو مرد اسکی ڈھال تھا وہ بھی نہیں رہا تھا؟

ایسا کیوں تھا کہ وہ جس سے محبت کرتی تھی وہ اس سے چھوٹ جاتا تھا؟؟

دادا نہیں دادا آپ ایسا نہیں کر سکتے۔

دادا پلیز۔۔۔۔۔

اگلے کئی لمحوں میں کیا ہوا تھا اسے کچھ یاد نہیں رہا تھا۔

بس جو آخری الفاظ یاد رہے گئے تھے، وہ یہ تھے۔۔۔

میں نے کہا تھا کوئی تمہارا یقین نہیں کرے گا لو، دیکھو میں نے اپنی بات ثابت کر کے دکھائی۔

تم نہ سہی، تمہاری رسوائی ہی سہی۔۔

وہ اس محل کی چوکھٹ پر اکیلی رہے گئی تھی۔۔

شاید اس نے دادا کو بھی کھو دیا تھا۔

وہ جو اللہ کے بعد اس کے دکھ سکھ کے ساتھی تھے۔۔۔

*** ** ** *

اللہ غارت کرے اس لڑکی کو کیسی معصوم سی دکھتی ہے اور توبہ توبہ کیسے کرتوت ہیں، اللہ معاف کرے۔۔۔

بس کریں یہ ہاسپٹل ہے آپکا گھر نہیں، کوئی ایک اور لفظ میں برداشت نہیں کروں گا۔۔۔
حنان بیٹے ہوش کرو۔۔۔

تھمینہ بیگم نے اسے ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

حسن۔ تم ہیاں ہو تو ماہِ نور کے پاس کون ہے؟؟

اس کے اکیلے ہونے پر حسن ہر غصہ آیا تھا۔۔۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

اس جیسے کردار کی لڑکی کو بھلا کہاں کسی کی ضرورت۔۔۔

رافیہ بیگم کی زبان اب بھی زہرا گل رہی تھی۔۔۔

ڈاکٹر پیشنٹ کی کنڈیشن کیسی ہے؟؟

انکو میجر ہارٹ اٹیک آیا ہے لیکن ماننا پڑے گا انکی اسٹرائنگ دل پاور ہونے کی وجہ سے وہ اب خطرے سے باہر ہیں لیکن ہم پھر بھی چوبیس گھنٹے کے لیے انھیں انڈراوبزرویشن رکھیں گے۔۔۔

آپ میں سے حنن اور آغا صاحب کون ہیں؟؟

جی ہم۔

حنن آگے آیا تھا۔

پیشٹ آپ سے ملنا چاہتے ہیں اور پلیز انکی پوری ماہ نور کو بھی بلا لیں وہ مسلسل انکے لئے اسٹریس لے رہے ہیں۔۔

حنن جاؤ بیٹے ماہ نور بیٹی کو لیکر آؤ۔۔

اندر کیا بات ہوئی وہ فلحال پوشیدہ ہے۔ لیکن جواب ہونے والا تھا وہ پتا نہیں کیا اثر ڈالتا۔۔

"اس حال میں بھی تمہارے باپ کو اس لڑکی کی فکر ہے جس نے موں پر کالک مل دی"۔۔

بس کچھ دیر کا کھیل ہے پھر سب کچھ ہمارے ہاتھ میں ہو گا۔۔

بازی تو پھر ایسی ہونی چاہیے نہ کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے؟

یہ گفتگو بغاوت کی ہوک اٹھا رہی تھی۔۔

سایہ ہوا میں تحلیل ہوا تھا۔۔

* * * * *

حنان شکستہ قدموں سے واپس آیا تھا۔۔

وہ دروازے کی چوکھٹ پر بیٹھی تھی۔۔

شکستہ چال کے ساتھ وہ اسکے سامنے بیٹھا تھا۔۔

وہ جو میر حنان سکندر کی نظروں کا حسین ترین نظارہ تھی اسے اس حال میں دیکھ دل پر کسی نے کاری
ضرب لگائی تھی۔۔۔

لیکن وہ ہار نہیں مانی سکتا تھا، وہ ان آنکھوں میں آنسو دینے والے ہر انسان سے حساب لے گا یہ طے تھا۔۔
"ماہ اٹھو دادا نے تمہیں بلایا ہے۔"

تمام تر ہمت جما کر کے اس نے مخاطب کیا تھا۔۔۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

چلو؟؟

اس نے نظریں تو اٹھائی تھی لیکن بولی کچھ نہیں تھی۔۔

"میں؟ میں کیسے جاسکتی ہوں؟؟؟"

بابا۔ بابا تو ناراض ہونگے نہ مجھ سے؟؟

میں نے یہ کیا کر دیا حنان؟؟

یہ مجھ سے کیا ہو گیا؟؟

وہ اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔

میں نے۔ میں نے انکا سر جھکا دیا۔ میں۔ میں۔۔۔

ہشش۔

بس ریلیکس بلکل چپ۔

کچھ نہیں کیا تم نے۔۔

کوئی غلطی نہیں ہے تمہاری۔

اپنا ہاتھ اسکے گال پر رکھتے ہوئے پرسکون کرنے کی کوشش کی تھی جہاں تھپڑ کا نشان واضح تھا۔۔

آپ۔ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں یہ کیسے؟؟؟
BEING THE STRING OF YOUR LIFE

بری طرح اسکا ہاتھ جھٹکتے ہوئے چیخی تھی۔۔

ماہِ نور ریلیکس گھری سانس لو۔

اسکی سانس اکھڑ رہی تھی۔۔۔

ابھی ہمیں بابا کے پاس جانا ہے۔ وہ بلا رہے ہیں۔

"جب بابا گھر آئیں گے تو میں

خود سب کچھ ٹھیک کروں گا۔"

"I Promise Noor" ..

یقین رکھو پلینز۔۔

وہ جیسے جھاگ کی طرح ٹھنڈی پڑی تھی۔۔

آج پھر اسکے وعدے پر اعتبار کیا تھا۔۔

بلکل ویسے ہی جیسے گیارہ سال پہلے کیا تھا۔۔

"لیکن ضروری تو نہیں نہ کہ ہر بار وعدے پورے ہوں؟؟؟"

Safar-e-Adab

BEING THE STRING OF YOUR KITE

گاڑی ہاسپٹل کے باہر رکتے ہی ماہِ نور پاگلوں کی طرح اندر بھاگی تھی۔۔۔

یہ پر وہ کیے بغیر کے اسکے پاؤں کسے پھوڑے کی طرح دکھ رہے ہیں۔۔

ماہِ نور بیٹے؟؟؟

اسکو دیکھ سکندر صاحب نے روکا تھا۔۔

آغا جان؟؟ بابا کہاں ہیں؟؟ وہ ٹھیک ہیں نہ؟؟ انہیں ہوا تو نہیں ہے؟؟

بیٹے ریلیکس۔۔۔

پھولی سانسوں کے درمیان ایک ہی سانس میں کئی سارے سوال کر لیے تھے۔۔

آرام سے بیٹے آو میرے ساتھ میں لیکر چلتا ہوں آپکو۔۔

اپنے حصار میں لیے وہ اسے حیدر صاحب کے کمرے میں لیکر گئے تھے۔۔

بابا۔

لاکھ ضبط کے باوجود وہ خود پر قابو نہیں رکھ سکی تھی۔۔

حیدر صاحب کو نلقیوں سے جکڑا دیکھ اسے خود سے نفرت ہوئی تھی شدید نفرت۔۔

نورے میری پیاری بیٹی۔۔ BEING THE STRING OF YOUR KITE

او کسبجن ماسک ہوئے اپنے پاس بلایا تھا۔۔

وہ جیسے اسی حصار کے انتظار میں تھی۔ اسکی محفوظ ترین پناہ گاہ۔۔

مجھے معاف کر دیں دادا۔۔ میں آپکا ماں نہیں رکھ سکی۔۔

میں آپکی اچھی بیٹی نہیں بن سکی۔۔

وہ سسکتے ہوئے ان سے لپٹی تھی۔۔

ایسا بھلا کس نے کہا؟؟

نقاہت زدہ لمحے میں بھی وہ اسے حفاظت کا احساس دلاتے تھے۔۔

میری بیٹی تو بہت بہادر ہے۔۔

اور مجھے اس پر فخر ہے۔۔

اولاد اپنی تکلیف کتنی ہی چھپالے، ماں باپ سے کبھی نہیں چھپتی۔۔

ماہ نور حیدر، حیدر سلطان کا فخر ہے اسکا ماں ہے۔۔

مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے میری پیاری بیٹی۔۔

اسکی زندگی پر کتنا احسان تھانہ اللہ کا، کہ اسے شفیق باپ کی محبت اور ساتھ نصیب تھا۔۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

بس میں چاہتا ہوں تم میری ایک خواہش پوری کر دو۔۔

وہ جو سسکیاں روکنے کی کوششوں میں تھی، وہ فورن سیدھی ہو بیٹھی تھی۔۔

الھج کر حیدر صاحب کو دیکھا تھا۔۔

میں چاہتا ہوں کہ تم، حنان سے نکاح کر لو ابھی اور اسی وقت میرے سامنے۔۔

ان جملوں نے اسکے سننے کی صلاحیت کو مفلوج کیا تھا۔۔

دادا؟؟؟

حیرت اور دکھ سے انھیں پکارا تھا۔

تم نے وعدہ کیا تھا نہ نورے؟؟

میں جو کہوں گا مانو گی؟؟

یہ کیسی قربانی تھی جو اس سے مانگی جا رہی تھی؟؟

دادا۔ آپ۔ آپ جان لے لیں بس یہ ظلم نہ کریں۔

وہ بس اتنا ہی کہے سکی تھی۔

یہ ظلم نہیں ہے بیٹے میں تمہیں کسی کے آثرے پر نہیں چھوڑ سکتا۔

میں التجا۔

وہ شفیق انسان جس کے اتنے احسان تھے، کیا ماہ نور انکو اپنے سامنے التجا کرتا دیکھ سکتی تھی؟؟

مجھے منظور ہے۔

اس پورے ٹائم میں کیا ہوا، کیا نہیں اسکا دماغ پر اس نہیں کر سکا تھا۔

پر اس کر سکتا تھا؟؟

اسے ہوش جب آیا تھا جب حنن کی اڑھائی گئی شال اسکے کندھوں پر سے اسکے سر پر ڈالی گئی تھی۔۔۔
وہ کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں تھی۔۔

مولوی صاحب کی آواز جس وقت کانوں میں گونجی تھی اس وقت اسکا دل کیا تھا کہ زمین پھٹتی اوہ وہ اس میں سما جائے۔

کوئی اور قیامت ہے اسکے لئے باقی ہے؟ یہ بس یہی ہے؟؟

ماہ نور حیدر سلطان

ولد حیدر سلطان آپکا نکاح میر حنن سکندر ولد حنن سکندر سے باعوض بیس لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج
الوقت طے پایا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

((کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے؟؟))

نورے بیٹی کہو؟؟

تھمینہ بیگم نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

(جس شخص کے سامنے وہ ساری عمر سر اٹھا کے رہنا چاہتی تھی قسمت نے اسے سی کے سامنے ساری عمر کے لیے جھکا دیا تھا)۔۔

قبول ہے

ماہ نور حیدر سلطان۔

ولد حیدر سلطان آپکا نکاح میر حننا سکندر ولد حننا سکندر سے باعوض بیس لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج

الوقت طے پایا۔

((کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے؟؟))

جس شخص سے محبت تھی قسمت نے اس سے ترس اور احسان کا تختہ جوڑ دیا تھا۔

قبول ہے۔

ماہ نور حیدر سلطان

BEING THE STRING OF YOUR KITE

ولد حیدر سلطان آپکا نکاح میر حننا سکندر ولد حننا سکندر سے باعوض بیس لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج

الوقت طے پایا۔

((کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے؟؟))

اکیس سال ان چاہی اولاد بن کر گزارے تھے، بقایہ زندگی ان چاہی ہمسفر بن کہ گزارو گی۔

کیوں کہ تم یہی ڈرو کرتی ہو۔

قبول ہے۔

میر حننا سکندر۔

ولد عثمان سکندر آپکا نکاح ماہ نور حیدر سلطان، ولد حیدر سلطان سے باعوض حق مہربیس لاکھ روپے سکھ رانج

الوقت طے پایا

((. کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟))

سبز آنکھوں نے ایک بار پھر سنہری آنکھوں والی کے چہرے کا طواف کیا تھا۔

تم کل بھی میرے لئے قابل عزت تھیں اور آخری سانس تک رہو گی۔۔۔

قبول ہے۔

میر حننا سکندر۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

ولد عثمان سکندر آپکا نکاح ماہ نور حیدر سلطان، ولد حیدر سلطان سے باعوض حق مہربیس لاکھ روپے سکھ رانج

الوقت طے پایا

((. کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟))

اس رشتے کو میں اللہ اور اس کے رسول کو گواہ بنا کر قائم کرتا ہوں، ترس اور ہمدردی کی بنیاد پر نہیں،

بلکہ بے لوس محبت کی بنیاد پر۔

قبول ہے۔

میر حنناں سکندر۔۔

ولد عثمان سکندر آپکا نکاح ماہ نور حیدر سلطان، ولد حیدر سلطان سے باعوض حق مہربیس لاکھ روپے سکھ رانج

الوقت طے پایا

((. کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟))

تم سولہ سال کی عمر میں بھی میرے دل کی چاہت تھیں، اور آج ستائیس سال کی عمر میں بھی دل کی چاہت ہو۔

میں میر حنناں سکندر۔

تمہارے نام۔۔

آج سے آخری سانس تک

اور یہ دل اور اسکی ہر دھڑکن اللہ اور اسکے رسول کے بعد تمہاری امانت

ماہ نور حنناں سکندر آج سے میر حنناں سکندر سارے کا سارا تمہارے نام۔ "

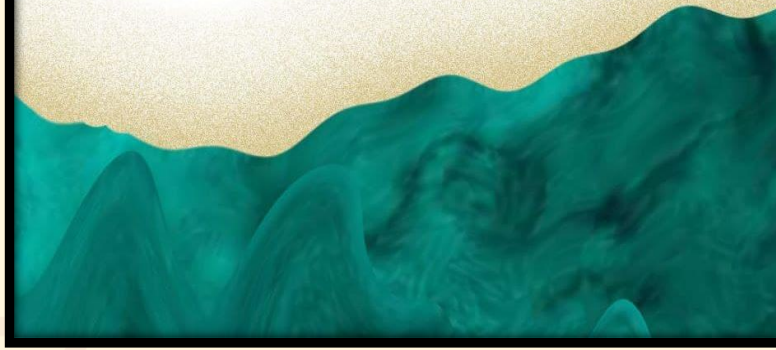
(. قبول ہے)

جاری ہے۔۔۔

باقی آئندہ قسط میں

پل صراط

عنیزہ زاہد



"تم مجھے ایک برا انسان سمجھتی ہو نا۔ مجھے پہچاننے میں تم سے ذرا سی غلطی ہو گئی۔ میں صرف برا نہیں، ایک بدترین انسان ہوں۔" وہ گلاس میں شراب انڈیلتے ہوئے ایک ٹرانس میں کہہ رہا تھا۔ شراب گلاس سے باہر گرنے لگی تھی پر اسے تو جیسے ہوش ہی نہیں تھا۔ پھر اس نے وہ گلاس اٹھایا اور اسکی طرف دیکھا۔

وہ خوف سے اپنی جگہ پر سمٹی۔ "کیا کہہ رہی تھی تم؟ اس وقت تمہارا کوئی موڈ نہیں ہے مجھ جیسے شرابی کے منہ لگنے کا؟" وہ خود سے سوال کرتا، خود سے جواب دیتا اس کے قریب بیٹھا۔ "اور یہ کہ میں نشئی ہوں؟ آج تمہیں بھی شراب کی لذت چکھاؤں گا۔" اس نے گلاس منال کے منہ کے قریب کیا۔

☆☆☆

'کبھی تو تو بھی محبت کرے گا۔'

فاران احمد نے محبت کی تھی!

'تو بھی کسی کو ٹوٹ کر چاہے گا۔'

اس نے بھی کسی کو ٹوٹ کر چاہا تھا۔

اور پھر۔۔ پھر وہ تجھے چھوڑ جائے گی۔'

اور پھر وہ اسے توڑ گئی۔

'پھر میں تیرے پاس آؤں گا۔ اور کہوں گا کہ دل پہ مت لے۔ وہ چلی گئی تو کیا ہوا، کوئی اور آجائے گی۔' اسکے جانے کے بعد کوئی نہیں آیا۔ اس نے آنے ہی نہ دیا۔

ایسین فتح



ابراہیم

"یہاں دستخط کرو غازہ ! " کاغذ غازہ کے سامنے کرتے ہوئے انہوں نے کہا تو غازہ نے ایک نظر اپنے سامنے بیٹھے اس اجنبی شخص کو دیکھا جس سے ابھی وہ چند گھنٹوں پہلے ملی تھی۔ ان چند گھنٹوں کی ملاقات نے اس شخص کو اس کا مختار بنا ڈالا تھا۔ زندگی میں پہلی بار قلم پکڑتے ہوئے غازہ کے ہاتھ بڑی طرح کانپنے لگے۔ وہ تو با آسانی قلم تھام کر شفاف کاغذ پر آدھی ترچھی لکیریں کھینچ کر بہت سارے خاکے بنا لیا کرتی تھی، کچھ دھندلے ہوتے تو کچھ میں پہلی ہی حسرت میں جان موجود ہوتی۔

"تم رشتے کھونے سے ڈرتی ہو غازہ ! " سبیکہ کا چند روز قبل کہا گیا جملہ کان کے پردے پر ابھرا تھا۔ "بچ کہا تھا تم نے میں رشتے کھونے سے ڈرتی ہوں سبیکہ ! اور یہ نیا دھور رشتہ بھی شاید میں کھونے کے لیے ہی بنا رہی ہوں۔" دل میں اس کے کہنے کا جواب دے کر اس نے کاغذ پر قلم گھسیٹا تھا۔ عجیب بات تھی وہ ایک کاروباری شادی کے لیے دلہن بنی ہوئی تھی۔

☆☆☆

"میری زندگی برباد کر کے تم یہاں سکون سے سو رہی ہو۔ شام سے مینو مجھے فون کر رہی ہے اور میں اس کا فون نہیں اٹھا رہا جانتی ہو کیوں؟ کیونکہ میں اس سے بے وفائی کرنے پر بے حد شرمندہ ہوں۔ اپنی زندگی میں پہلی بار میں نے کسی کو چاہا ہے اور تم زبردستی ایک بزنس ڈیل کی طرح میرے سر پر آ گئی ہو۔" وہ بالوں میں ہاتھ چلاتا ہوا اپنے اندر کا سارا انتشار اس پر انڈیل رہا تھا۔ غازہ خاموشی سے بس اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔ اسے واقعی ہی اس شخص پر ترس آیا تھا جس کی محبت آباد ہونے سے پہلے ہی اس کے باپ نے اجاڑ دی تھی۔ وہ بستر سے اتر کر اس کے نزدیک آئی تھی۔

"میں بہت تلخ ہو چکی ہوں کلج ! جانتے ہو کیوں؟" اس نے اس کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے انتہائی آہستگی سے کہا تھا۔

"کیونکہ اس دنیا اور معاشرے کی سفاکی آپ کو تلخ بنا رہی ہے۔ اول تو مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ تم کسی سے کمینڈ ہو اور بالفرض اگر مجھے معلوم بھی ہوتا تو تب بھی میں وہاں کچھ نہیں کر پاتی۔ میں یہ کاغذی تعلق تب بھی نہیں روک سکتی تھی۔ تمہاری مجرم میں نہیں ہوں کلج ارسلان ! بلکہ اپنے مجرم تم خود ہو۔ مینو کے مجرم تم ہو جو محض اپنے باپ کی لالچ کے ہاتھوں اپنی محبت پر ایک کاغذی سوتن لے آیا۔" وہ سینے پر بازو پیٹنے انتہائی تلخی سے کہہ رہی تھی جبکہ کلج بس حیرت سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔

Click here

safareadab.com



دنوشہ آرزو

"جانتے ہو میرے لیے اب محبت کیا ہے۔" وہ آنسوؤں کو بمشکل روکے ہوئے تھی۔ "م جس سے (ال) مالک شروع ہوتا ہے، ج جس سے (ال) حلیم شروع ہوتا ہے، ب جس سے (ال) باری اور ت سے تمنا (وہ جو اللہ سے کی جاتی ہے) شروع ہوتی ہے۔ بس یہی ہے میرے نزدیک محبت!" وہ ضبط کی انتہا پہ تھی۔ "ایک وقت تھا تم میری تمنا تھے مگر اب صرف ایک ہی تمنا ہے میری۔۔۔ اللہ۔۔۔ بس اللہ۔۔۔" وہ رکی اور گہرا سانس لے کر بولی۔ "ایک بار بھابھی نے کہا تھا کہ ایک بار جو چڑھ جائے رنگ حب الہی تو اترتا نہیں۔۔۔! ہاں وہی رنگ چڑھ گیا ہے مجھے۔" وہ زید کی خاموشی سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ اب ایک آخری جملہ رہ گیا تھا کہنے کو۔ وہ ہمت پیدا کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ کہنے لگی تھی کہ زید بولا۔ "تمنا تمہیں نہیں بھی ہے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں تمہارا ہوں، تمہارا تھا، اور تمہارا ہی رہوں گا۔ شوہر کی تمنا بھی ہوتی ہے بھلا کسی کو۔" وہ مسکراتے کی کوشش کر رہا تھا۔

"شوہر کے غیر محرم ہونے میں بس ایک دستخط کی دیر ہوتی ہے۔" وہ سنگدل ہو چکی تھی۔ دوسری جانب زید کو دھچکا لگا تھا۔

☆☆☆

"مجھے سننے میں آیا ہے کہ تم کسی کو پسند کرتی ہو۔" اسے جھکا لگا کیا وہ جان گئے تھے۔ وہ ذرا بوکھلا گئی مگر جھوٹ وہ نہیں بولنا چاہتی تھی۔

"جی، مگر آپ سے کس نے کہا؟" اس نے لکھ ہی دیا۔

"وہ اہم نہیں ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ اس کا نام کیا ہے؟" وہ کچھ مزید بوکھلائی۔ اب کیا کرے؟

"میں نہیں بتا رہی۔ ابھی کچھ کنفرم نہیں ہے۔ میں ایسے تو نام نہیں بتا سکتی نا؟" اسے یہی جواب ٹھیک لگا تھا۔ اس نے سوچا تھا کہ وہ یہ تاثر دے گی کہ وہ جو کوئی بھی ہے اس نے سوچنے کا وقت مانگا ہے۔ اب جھوٹ ہے تو جھوٹ سہی۔ شرم سے توجہ جانے لگی نا۔

"ویسے تم نہ بھی بتاؤ تو میں جانتا ہوں وہ کون ہے۔" وہ گھبراہٹ میں پگھل رہی تھی جلتی موم کی طرح۔

اچھا اتنے پریقین ہیں تو بتائیں نام؟" اس نے ڈرتے ڈرتے ناپ کیا۔

"میں جانتا ہوں تم مجھے ہی پسند کرتی ہو، آخر۔۔۔ وہ دم بخود رہ گئی۔ آخر وہ کیسے جان سکتے تھے؟ در اگر وہ جانتے تھے تو کب سے جانتے تھے؟ وہ حیران بھی تھی اور پریشان بھی۔

"اگر تمہاری مجھ سے شادی نہ ہوئی ہوتی اور تمہیں موقع ملتا تو کیا تم حسن خان کو اپنا بیٹی؟"

رقیہ الجھ سی گئی۔ "میں سمجھی نہیں آپ کی بات کا مطلب۔"

وارث جان نے بہت سوچنے کے بعد سوال کا انداز بدل دیا۔ "تمہیں مجھ میں یا حسن خان میں سے کسی ایک کو چننا ہو تو کسے چنو گی؟"

رقیہ وارث کے اس سوال پر ناراض ہو گئی۔ "کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔۔ یہ کیسا عجیب سا سوال ہے۔ آپ شوہر ہیں میرے اور وہ کوئی نہیں میرا۔ بس ساتھ پڑھتا ہے اور اچھا کلاس فیلو ہے۔ اس کا آپ سے کیا مقابلہ بھلا!!"

وارث جان ابھی بھی الجھا ہوا تھا۔ "رقیہ میں صرف اور صرف تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔ اگر تم حسن خان کے ساتھ کو پا کر خوش رہ سکتی ہو تو۔۔۔" اس کے باقی ماندہ الفاظ اندر کہیں دب کر رہ گئے تھے۔ رقیہ جو وارث جان سے کبھی اونچی آواز میں بولنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ اس نے وارث جان کے گال پر زور دار تھپڑ مار دیا۔ اسے خود بھی اندازہ نہیں تھا کہ کیسے اس کا ہاتھ وارث پر اٹھ گیا۔

☆☆☆

"امبر تم نے کہیں رقیہ کو دیکھا ہے۔ مجھے گیٹ سے پتا چلا کہ رقیہ آچکی ہے۔" رقیہ کی حسن کی طرف بیک تھی۔ رقیہ مسکراتے ہوئے بلیٹی اور حسن خان وہیں دل تمام کر کھڑا ہو گیا۔ "اف۔۔۔ کوئی اتنا خوبصورت کیسے ہو سکتا ہے۔" اس سے پہلے کہ حسن خان مزید کچھ اور کہتا رقیہ اس کی طرف بڑھی۔ حسن خان کی آنکھوں کی چمک بتا رہی تھی کہ آج وہ رقیہ کو پا لینے کے جنون سے آیا ہے۔ حسن خان کے ساتھ اس کی والدہ بھی تھیں۔ انہوں نے رقیہ کے لیے تعریفی جملے کہے اس طرح کہ۔ "بہت خوبصورت ہو تم اور آج تو بہت زیادہ حسین لگ رہی ہو۔ جانتی ہو آج مجھے کیوں لایا ہے اپنے ساتھ؟؟" ابھی وہ مزید کچھ کہتیں کہ رقیہ نے مسکرا کر حسن کو مخاطب کیا۔

"حسن ان سے ملو میرے سہنڈ۔ سردار وارث جان۔" حسن کی آنکھیں پھٹ سی گئیں وہ بے اختیار بولا "کیا؟؟؟ کیا کہا ہے تم نے۔۔۔؟؟؟ کون ہے یہ؟؟۔۔۔ مطلب تمہارے ساتھ کیا رشتہ ہے ان کا؟؟؟"

Click here

safareadab.com

safareadab.com

وراثت

فاطمہ ملک

ناول مردہ خانہ کی دس جھلک

میرے ایک سوال کا جواب دو گی؟۔۔۔ قاسم
نے ایک دم سے اس سے پوچھا۔ کاغذ پر کچھ لکھتی
فریحہ نے سر اٹھانا ضروری نہیں سمجھا۔

”ہاں پوچھو؟۔۔۔ وہ یو نہی لکھتے لکھتے بولی۔
”اگر کوئی انسان بہت بڑا گناہ کر دے لیکن کوئی
بڑی نیکی نا کرے تو کیا چھوٹی چھوٹی سب نیکیاں
ضائع چلی جاتی؟“

اس کے سوال پر رجسٹر پر لکھتی فریحہ کے ہاتھ
رکے تھے۔ وہ کھٹکھی، چونکی اور پھر حیرت سے
اپنا پین رکھتے قاسم کی طرف دیکھا۔

”تمہاری نظر میں بڑے گناہ اور بڑی نیکیاں کیا
ہے؟“

”بڑے گناہ جیسے کسی کی جان لینا۔۔۔ اسکے ان
لفظوں پر قاسم کی بات غور سے سنتی فریحہ کی
آنکھیں سکڑی تھیں۔

”اور؟“

”جیسے کسی کا حق کھانا، کسی کے ساتھ زیادتی کرنا“
”اور بڑی نیکیاں کیا ہے تمہارے لئے؟“

Safar-e-Adab

BEING THE STRING OF YOUR KITE

مردہ خانہ

ارحم سلیم

”حج کرنا، نماز پڑھنا، روزے رکھنا، غریبوں کی

مدد کرنا”

”بس؟“

”ہاں بس“

”تمہارے بڑے گناہوں اور نیکیوں کی لسٹ

بہت جلدی ختم ہو گئی قاسم“

”مطلب؟“۔۔۔ قاسم نے نا سمجھی سے اسکی

طرف دیکھا۔

”مطلب یہ کہ تمہارا تعلق بھی ان ۹۰ فیصد

لوگوں میں سے ہے جن کا دین صرف نماز

روزے، حرام اور حلال کے گرد گھومتا ہے“

”میں سمجھا نہیں تمہاری بات“

”تمہیں کیا لگتا خدا کی ذات بس ان چند چیزوں پر

جنت اور جہنم دے دے گی؟ اس کے لئے انسان

کے جذبات، اسکی نیت، اسکی خواہشات کچھ معنی

نہیں رکھتا“

”لیکن انسان کو تو بہت دفع غلط چیزوں کی بھی

خواہش ہوتی، اسکی نیت بھی بری ہو سکتی اور

جذبات بھی“

”میں صرف ایک چیز بولوں گی قاسم اور اسکے

ذریعے اپنے سب سوالوں کے جواب تمہیں خود

ڈھونڈھنے ہیں کیونکہ میں کوئی ٹیچر نہیں ہو“

مکمل ناول فری میں پڑھنے کے لیے یہاں
کلک کریں۔

safareadab.com

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

سفر ادب کی جانب سے ناولوں کی پی ڈی ایف کاپی کو ہر غلطی سے ماورا بنانے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ کسی بھی طرح کی غلطی پائی جانے پر اسے محض اتفاق سمجھا جائے۔ ہماری ٹیم کے تیار شدہ پی ڈی ایف کے تمام جملہ حقوق سفر ادب کے نام محفوظ کر لیے گئے ہیں۔ کسی ادارے یا شخص کی جانب سے ہمارے کام کو اپنے آفیشل استعمال میں لانے کی کوشش کو غیر قانونی سمجھ کر سفر ادب کی جانب سے کارروائی کی جاسکتی ہے۔

- ٹیم سفر ادب